ترجمۃ القرآن الکریم

مولانا محمد اکرم مدنی ﷾ (مدرس جامعہ سلفیہ)

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا

قولہ تعالیٰ ۔ واذقال ابراهیم رب اجعل هذا البلد امناو اجنبنی و بنی ان نعبد الاصنام . رب انهن اضللن کثیراً من الناس فمن تبعنی فانه منی و من عصانی فانک غفور رحیم. ربنا انی اسکنت من ذریتی بواد غیر ذی زرع عند بیتک المحرم ربنا لیقیموا الصلاۃ فاجعل افئدۃ من الناس تهوی الیهم وارزقهم من الثمرات لعلهم یشکرون (ابراهیم ۳۵۔۳۷)

ترجمہ؛۔اللہ کو یاد کرو جب ابراہیم علیہ السلام نے دعا کی تھی۔اے میرے رب اس شہر (مکہ) کو پرامن بنادے۔اور مجھے بھی اور میری اولاد کو بھی (اس بات سے) بچائے رکھنا کہ ہم بتوں کی پوجا کریں۔میرے رب ان بتوں نے تو بہت سے لوگوں کو گمراہ کردیا۔جس نے میری پیروی کی وہ یقیناً میرا ہے اور جس نے میری نافرمانی کی تو معاف کرنے والا رحم کرنے والا ہے۔اے ہمارے رب میں نے اپنی کچھ اولاد کو تیرے حرمت والے گھر کے پاس ایسی وادی میں بسایا ہے جہاں کوئی کھیتی نہیں۔اے ہمارے رب۔تاکہ وہ نماز قائم کریں لہٰذا تو بعض لوگوں کے دلوں کو ان کی طرف مائل کردے اور انہیں پھلوں کا رزق عطا فرما۔تاکہ وہ شکر ادا کریں۔

قارئین کرام...... مذکورہ آیات میں البلد سے مراد مکہ مکرمہ شہر ہے۔حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دیگر دعاؤں سے قبل یہ دعا کی۔ اے میرے رب اس شہر کو امن والا شہر بنادے۔اس لئے کہ امن ہوگا۔تو لوگ دوسری نعمتوں سے بھی صحیح معنوں میں فائدہ اٹھاسکیں گے۔ورنہ امن وسکون کے بغیر تمام آسائشوں اور سہولتوں کے باوجود خوف و دہشت کے سائے انسان کو مضطرب اور پریشان رکھتے ہیں۔امن کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی عبادت انتہائی اطمینان کے ساتھ ہوسکتی ہے۔وگرنہ عبادت میں یکسوئی نصیب نہیں ہوتی اور نہ ہی معاشرہ میں انسان کی جان و مال و عزت و آبرو محفوظ ہوتی ہے۔حضرت ابراہیم علیہ السلام کی امن والی دعا سے امن کی اہمیت واضح ہوتی ہے۔اے اللہ ہمارے وطن عزیز پاکستان میں بھی امن و سکون پیدا فرما دہشت گردی کی لعنت اور خودکش حملوں سے محفوظ فرمادے (آمین)

یاد رکھیے۔مذکورہ آیات میں حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے اپنے ساتھ اپنی اولاد کے لئے بھی دعا مانگی۔کہ مجھے اور میری اولاد کو بت پرستی سے بچالے۔ اور یہ بھی دعا کی کہ مجھے نماز قائم کرنے والا بنا اور میری اولاد کو بھی۔جس سے یہ معلوم ہوا کہ اللہ کے دین کے دعاۃ کو اپنے گھر والوں کو ہدایت اور ان کی دینی تعلیم و تربیت سے غافل نہیں رہنا چاہئے بلکہ دعوت و تبلیغ میں انہیں اولین حیثیت دینی چاہئے۔جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے آخری پیغمبر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی حکم دیا۔

وانذر عشیتک الاقربین (شعراء) اپنے قریبی رشتہ داروں کو ڈرائیے۔۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے گمراہی کی نسبت ان پتھروں کی مورتیوں کی طرف کی جن کی مشرکین عبادت کرتے تھے حالانکہ وہ غیر عاقل ہیں کیونکہ وہ گمراہی کا باعث تھیں اور ہیں۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا۔**ربنا انی اسکنت من ذریتی** ۔ بعض اولاد جس سے حضرت اسماعیل علیہ السلام مراد ہیں اگرچہ حضرت ابراہیم کے اور بھی بیٹے تھے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دعاء میں خاص طور پر نماز کی اقامت کا تذکرہ فرمایا جس سے نماز کی اہمیت واضح ہوتی ہے۔مزید فرمایا۔**فاجعل افئدۃ من الناس** ۔اے اللہ کچھ لوگوں کے دل ان کی طرف مائل فرمادے۔یہاں بھی **من** تبعیض کیلئے ہے۔کہ کچھ لوگ اس سے مراد مسلمان ہیں۔حج و عمرہ کے لئے جانے والے اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کرتے ہیں کہ کس طرح دنیا بھر کے مسلمان مکہ مکرمہ میں جمع ہوتے ہیں اور حج کے علاوہ بھی سارا سال یہ سلسلہ جاری رہتا ہے اگر حضرت ابراہیم علیہ السلام "**افئدہ الناس**" (لوگوں کے دل) کہتے تو عیسائی اور یہودی، مجوسی اور دیگر لوگ مکہ مکرمہ پہنچتے لیکن **من الناس** کے نے اس دعاء کو مسلمانوں تک محدود کردیا۔

مذکورہ آیات میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعاء کے آخری الفاظ یہ ہیں **وارزقهم من الثمرات** ۔اے اللہ ان مکہ والوں کو پھلوں کا رزق عطا فرما۔اس دعاء کو بھی اللہ تعالیٰ نے شرف قبولیت سے نوازا۔کہ مکہ جیسی بے آب و گیاہ سرزمین میں جہاں کوئی پھل دار درخت نہیں۔دنیا بھر کے پھل اور میوے نہایت فراوانی اور کثرت کے ساتھ پائے جاتے ہیں۔اور حج کے موقعہ پر بھی جب کہ لاکھوں افراد مزید وہاں پہنچ جاتے ہیں پھلوں کی فراوانی میں کوئی کمی نہیں آتی۔یاد رہے۔اللہ تعالیٰ نے اس شہر کو پرامن اور حرمت والا قرار دیا ہے۔لہٰذا کسی کو یہاں بدامنی اور خوف و ہراس پیدا کرنے کی کوشش نہیں کرنی چاہئے۔اگر کوئی کرے گا تو اللہ کی گرفت سے نہیں بچ سکے گا۔اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔**ومن یرد فیه بالحاد بظلم نذقه من عذاب الیم**۔جو کوئی ازراہ ظلم مسجد حرام اور مکہ مکرمہ میں کجروی اختیار کرنے کا ارادہ کرے گا اسے ہم دردناک عذاب کا مزہ چکھائیں گے۔(الحج 25)

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہم سب کو اپنے پرامن اور عظمت والے شہر مکہ مکرمہ کی بار بار زیارت نصیب فرمائے۔(آمین)۔